

یوم آزادی اور سیاسی فضا

پروفیسر خالد شیبیر احمد

۱۲ اگست کو پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ یوم آزادی کے موقع پر ایک طرف جشن آزادی پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا تو دوسری طرف بعض سیاسی جماعتیں حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے میں مصروف ہیں۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس ملک سے ارباب بست و کشاور، جن میں حزب اقتدار و جب اختلاف دونوں شامل ہیں کس انداز اور کس طرح اس ملک کی سیاسی زندگی میں خود اپنے ہی کردار و اعمال سے نفاق و افتراق کی بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کر رہے ہیں۔ دونوں اپنے آپ کو سچا اور دوسرے کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ اس طرح نفاق و افتراق کی آگ کے لیے اتنا یہ سن اکٹھا کر رہے ہیں کہ آخر اس کا انجام کیا ہوگا۔ تمام سیاسی جماعتیں اس اختلاف سے کیا حاصل کریں گی، ملک کو کیا فائدہ اور کیا نقصان ہوگا، اس کے تصور سے ہی دل کا نپ اٹھتا ہے۔ ہر صاحب شعور و ہر حب الوطنی کا جذبہ رکھنے والا اسی قدر پریشان نظر آتا ہے کہ اس کی پریشانی کو الفاظ کے سانچے میں لانا ہی سرے سے مشکل امر ہو کے رہ گیا ہے۔

تحریک پاکستان میں کس جذبے کے ساتھ بر صیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے حصہ لے کر، ۱۹۷۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کو ووٹ دے کر پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس کے بعد جو کچھ قتل و غارت کی صورت میں سامنے آیا وہ بھی ایک ہولناک داستان ہے جسے قلم کے پر دکرتے ہوئے کلیجہ من کو آتا ہے۔ قیام پاکستان کو لگ بھگ ۷۰ برس ہو گئے اور ہم اب اس ہولناک خلفشار و افتراق کا شکار ہیں۔ عوام اپنی زبان حال سے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں:

بے حاجیٰ حیات پر کیا تبرہ کریں	تھے رہننا ن وقت، بنے ہیں جو رہبر
بدلے ن روز و شب میرے بدلانہ نگزیست	دیران ہے چن تو ہر اک شاخ بے شر
فہم و شعور و شوق کی دنیا ہی لٹ گئی	ما تم کدھ سا بن گیا اپنا یہ سارا گھر
مہر و دفا صبر قناعت ہے اب کہاں	حرص و ہوس کی آگ میں جلتے ہیں بام و در

اس ساری صورت حال میں کبھی بھی قرآن پاک کی ان آیات کا تصور بھی میرے ذہن پر ابھرتا ہے جو قویں بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے کوئی نعمت مانگتی، جس طرح ہم نے لا الہ الا اللہ کے نعلے لگا کر اللہ تعالیٰ سے پاکستان کی نعمت مانگی اور عہد بھی کیا کہ اے اللہ! اگر تو ہمیں الگ ملک دے گا تو اس پر تیرا قانون نافذ کر کے تیرے احکامات کی مطابقت میں زندگی بس رکریں گے۔ ایسی کئی تموں کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اُنہیں

افکار

ماہنامہ "تیقیبِ ختم نبوت" ملتان (تمبر 2016ء)

کی نعمت مانگی، جس کی بعد میں بے حرمتی کی گئی، تو پھر قوم کا کیا حشر ہوا۔ اسی طرح بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ سے کیا کیا نعمتیں مانگی اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا نعمتیں انھیں مہیا نہ کی لیکن بنی اسرائیل نے بھی ان نعمتوں کی قدر نہ کی اور اس کے بعد ان کا کیا حشر ہوا۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو نعمتوں سے نوازا، انہوں نے ان نعمتوں کی قدر نہ کی اور نیک اعمال سے منہ پھیر لیا تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے انھیں صرف ایک سزا دی اور وہ سزا یہ تھی کہ ہم نے ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا۔

کیوں اس لیے کہ انہوں نے اپنا عبد پورا نہ کیا اور میری طرف سے دی گئی نعمتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ پھر قرآن پاک میں ان عذابوں کا ذکر بھی ہے کہ کس قوم پر کون سا عذاب نازل کیا گیا۔

نفاق و افتراء، اتحاد و اتفاق کی ضد ہے۔ اتفاق و اتحاد سے مسائل حل ہوتے ہیں اور نفاق و افتراء سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور پھر معاملہ یہیں تک ہی نہیں رہتا بلکہ ایسی قوم کو اللہ تعالیٰ عذاب میں بھی بتلا کر دیتا ہے۔ اس وقت ہماری جو صورت حال ہے یہ بھی عذاب کی ہی ایک شکل ہے۔ کاش ہمیں اس کا احساس ہو جائے اور ہم نفاق و افتراء کو چھوڑ کر اتحاد و اتفاق کی طرف لوٹ آئیں کہ اس میں ہماری فلاح کا راز مضمیر ہے۔

میری نگاہ شوق میں تھے چاہتوں کے خواب	لیکن نصیب میں تھا رکھا درد و اخطراب
میں نے تو دل جلایا کہ روشن ہوں بام دار	افسوں شب گزیدہ رہا میرا آفتاب



حارت ون

Dawlance

ڈاؤ لینس ریفریجیریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے با اختیارڈیلر

نردا الفلاح بینک، حسین آگا ہی روڈ، ملتان

061 - 4573511
0333-6126856